انسداد فساد ہندو مسلمانون کی تجویز

(لایق توجہ گورنمنٹ)

اس بات کو ہندو اخبارون نے بھی تسلیم کرلیا ہے کہ جو فسادات ہندو مسلمانون مین مختلف مقامات (ہوشیارپور - لودہانہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین محرم و دسہرہ پر ہوئے ہین ان کا منشا دسہرہ اور محرم کا ایک ساتھ آنا نہین ہے بلکہ اسکا اصلی منشا مسلمانون کی گاؤکشی ہے -

یہی امر ہمکو قرین عقل و قیاس معلوم ہوتا ہے - ہم صاف دیکھتے ہین کہ ہمیشہ مختلف و متفق اقوام مین غم و خوشی کے موقعے اکٹھے پیش آتے ہین پھر ایک دوسرے سے کبھی مزاحمت نہین کرتا کہ "ہمارے گھر مین آج خوشی ہے تم اپنے ماتم پر کیون چیخین مارتے ہو" یا "ہمارے گھر مین آج غم ہے تم اپنے بیاہ مین کیون خوشیان مناتے اور ڈھول بجاتے ہو" اور اگر کوئی کسی سے اس قسم کی مزاحمت کرتا ہے تو اہل عقل کے نزدیک وہ بے وقوف قرار دیا جاتا ہے -

قانون قدرت بھی ہمکو یہی دکھاتا ہے کہ تمام صفحہ ہستی پر ایک گھر غم و الم کے سامان در پیش ہین اور اسکے ہمسایہ (قریب یا بعید) مین اسباب عیش و طرب مہیا - پھر ایک قانون خداوندی کو توڑنے اور اٹھانے اور دوسرون سے اسکا خلاف کرانے کی جمہور خلایق سے کیونکہ جرأت ہو سکتی ہے -

اس عقل و قدرت کی شہادت سے ہمکو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ ان فسادات کا منشا دسہرہ و محرم کا یکجا آنا نہین ہے - بلکہ وہی گاؤکشی ہے جسکو عموماً ہندو مسلمان اخبار تجویز و تسلیم کر چکے ہین یا کچھ اور -

واقعات نفس الامری کی طرف ہم رجوع لاتے ہین تو ان مین بھی اسی امر پر شہادت پاتے ہین جس پر عموماً اخبار متفق ہین اور عقل و قانون قدرت اس کے مجوز و مصدق

پیشتر

ان واقعات سے سر دست ہم دو واقعہ پیش کرنا چاہتے ہین جنمین ایک پرانا واقعہ ہے اور ایک تازہ پیش آمد۔

پرانا واقعہ یہ ہے کہ آریہ کے پریسیڈنٹ یا لیڈر سوامی دیانند سرستی نے اپنی زندگی مین (جنسے ان سے جلد قطع تعلق کیا) یہ عزم مصمم کیا تھا کہ ملک ہندوستان سے گاؤکشی کا اثر و نشان مٹا دین اور اس امر پر گورنمنٹ کو مجبور کرین۔ اس امر کو پورا کرنے کے لئے انہون نے ایک میموریل تیار کرتا چاہا تھا جسپر پانچ کروڑ اشخاص ہندوستان کی شہادت ثبت ہونے سے وہ پارلیمنٹ مین پیش کیا جاتا۔ اور ان کے خیال مین (جسکی تائید ان کے کسی یوروپین دوست نے بھی کی تھی جو پارلیمنٹ کا ممبر تھا) وہ میموریل گورنمنٹ کو ان کی درخواست قبول کرنے پر مجبور کر دینے والا تھا۔

اس میموریل پر ان کی زندگی مین بہت سے اشخاص ہندوستان نے جن مین بعض ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی شامل تھے دستخط کئے مگر وہ دستخط ہنوز کروڑ مفروضہ کو نہ پہنچے تھے کہ سوامی صاحب اعلے پارلیمنٹ مین بلائے گئے اور آریہ لوگ اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہوئے۔

ان کے زمانہ وفات سے اب تک ان کے چیلے اور دلاور پیرو اسی دھن مین لگی ہوئے ہین۔ کہ جس طرح ہو سکے گاؤکشی کو ہندوستان سے اٹھا دین اور اپنے پیشوا کے عزم بالجزم کو پورا کرین مگر اس عزم کے پورا کرنے مین وہ موجودہ چال چل رہی ہین۔

اس چال مین انکا یہ خیال ہے جسپر واقعات شاہد ہین کہ گورنمنٹ پر (جو گاؤکشی کو جائز رکھتی ہے اور اپنی قوم کے لئے اسکو جزو صحت سمجھتی ہے) تو بدون جمعیت پانچ کروڑ اشخاص کے (جو ہمارے معزز معتقد اور ذی رعب پیشوا کی خصوصیت تھی) جبرا در بس چل نہین سکتا چلو بالفعل گورنمنٹ کے ہم خیال و ہم عمل کمزور رعایا مسلمانون کو (جو نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ باہمی اتفاق و اتحاد) دباؤ اور ستاؤ۔ یہ ہماری ہر سال کی رپیٹ اور عدالت کی دار و گیر اچھا نون

اور جلیانوالہ سے اور بھی کمزور ہو کر گاؤکشی چھوڑ دینگے تو پھر ہم گورنمنٹ سے بھی بآسانی گاؤکشی چھوڑا دینگے۔

تازہ واقعہ یہ ہے جو ہوشیارپور میں ہوا ہے۔ اسکو اخبار رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۳۔ اکتوبر ۸۶ء سے نقل کیا جاتا ہے۔

ہوشیارپور میں ہندو مسلمانوں کے فساد کی تواریخ گذشتہ دو سال سے شروع ہوتی ہے۔ جب سے کہ ہندو اور مسلمان عہدہ داروں کی تعداد ضلع میں برابر رکھنے کے اصول سے قطع نظر کیا گیا۔ اور بعض مسلمان عہدہ داروں نے اپنی خیر نہ دیکھکر فی الفور اپنی تبدیلیاں کرالیں جن میں سے منصف غلام جیلانی اور منصف احمد شاہ صاحبان کا نام نمونہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اب ہوشیارپور میں میدان اور بھی صاف ہوگیا اور ہندوؤں کو موقع ملا کہ وہ اپنا معمولی جھگڑا گاؤکشی برپا کریں۔ اس بنا پر جو مقدمات شروع ہوئے انکا ڈپٹی کمشنر صاحب نے معمولی خلاف ورزی قانون کی تمہید میں خفیف سزاؤں پر خاتمہ کیا۔ ان خفیف سزاؤں نے ہندو پارٹی میں اور بھی برانگیختگی پیدا کی اور انکا جذبہ انتقام اور بھی بڑھ گیا۔ جسکا ثبوت صرف اسی سے ہو سکتا ہے کہ جب باہم صلح و صفائی کی گفتگو شروع ہوئی تو اسوقت ہندوؤں کی طرف سے اول یہ تجویز پیش کی گئی کہ مسلمانوں کی طرف سے ہوشیارپور میں بالکل گاؤکشی مسدود کردینے کا عہد کیا جائے گو مسلمانوں نے اپنے آپ کو کم طاقت سمجھکر یہ امر بھی منظور کر لیا تھا۔ مگر پھر بھی ہندوؤں کے صلاح کاروں نے اس امر پر اکتفا نہ کیا بلکہ انہوں نے زور دیا کہ مسلمان اس اقرار کو لکھکر بدین مضمون حلف کریں کہ وہ آیندہ گائے کے گوشت کو سور کے گوشت کی برابر سمجھینگے۔ غرضکہ اسکے ساتھ ہی گذشتہ سال میں محرم اور دسہرہ یکجا واقع ہوا جسمیں ایک معزز خاندان جنٹلمین شہزادہ فریدون انسپکٹر پولیس پر ہندوؤں کی طرف سے حملے ہوئے۔ مگر ہندو پارٹی کی دباؤ سے افسروں کو مجبور ہونا پڑا کہ وہ شہزادہ صاحب کو اس نالش کی پیروی سے دست برداری پر مجبور کریں۔ اس واقعہ سے ہندوؤں کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے اور اسی اثنا میں ہندوؤں کے ایک شوالہ کا مقدمہ جو پیش ہوا تو اسنے اور بھی ان مخالفت کے خیالات کو

بڑھا دیا - باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے اسپر مکرر سہ کرر نظر ثانی کے لئے ایما ہوا - بگر غلا
ہندو صاحبان پر اسکا کچھہ اثر نہونے دیا - حتی کر گورنمنٹ کے ایما ر اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے ح
کمیٹی کو ہندوؤن پر نالش کرنی پڑی - اس مقدمہ کو ہندو پارٹی نے اپنا ایک مذہبی مقدمہ
بنا لیا اسلئے یہ کوئی غیر متوقع بات نہ تھی کر جو معزز مسلمان گواہ انکے برخلاف گذرے ان کی
وہ عام مسلمانون کی نسبت اپنے مخالفانہ خیالات کو اور بھی ترقی دینے کا موقع پائین

یہ تو پچھلی تواریخ فساد کی تھی اب اس سال عید الضحی کے موقعہ پر چند ہندو عہدہ داران
مرزا اعظم بیگ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مال کو اپنے ساتھ شامل کرکے مسلمانون کو اس امر
دی کر وہ اس سال گائے کی قربانی نہ کرین - مرزا صاحب جو ایک سیدھی سادھی صلح کل انسا
انہون نے بڑے زور سے اپنے ہندو ہمعصرون کے حکم کی تعمیل کرانی چاہی - وہ بہتر کر
مسلمان اسکو سرکاری حکم خیال کرتے ہے - مگر جب ڈپٹی کمشنر صاحب کے ایک مسلمان اردلی نے
بہادر سے قربانی گائے کی اجازت چاہی تو اسوقت صاحب موصوف کو اس مخالفت کا حال م
ہوا اور انہون نے بنظر معدلت گستری یہ حکم بھیجا کر ہماری طرف سے گائے کی قربانی کی کوئی ممانعت
اسوقت مسلمانون نے چند گائین قربانی کین - اس واقعہ نے ہندوؤن کے غصہ کی جلتی آگ
بھی تیل ڈالدیا - اور اس غصہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب محرم و دسہرہ کے موقعہ پر انہون نے جھگڑ
سلسلہ شروع کیا - ،،

یہ دونو واقعے سچے ہین (اور گورنمنٹ کو ان کے سچے ہونے نہ ہونے کی تحقیق آسا
ہے) تو اخبار نویسون کی وہ رائے جسپر عقل و قانون قدرت کی بھی شہادت پائی جاتی
لائق تسلیم گورنمنٹ ہے - اسصورت مین اس فساد کے انسداد کی ان دو صورتو
مین سے ایک ہی صورت ہے جو ذیل مین معروض ہین

﹡﹡ دوسرے واقعہ کے سچے ہونے پر مسٹر ہیرس کے اس فیصلہ مین جو مقدمہ شیخ مہر علی کو تفویض سشن کرنیک
باب مین انہون نے (۲۰) نومبر گذشتہ کو تحریر کیا ہے کسیقدر شہادت پائی جاتی ہے -

ان دو صورتون مین سے ہم اپنی طرف سے کوئی ایک صورت معین نہین کرتے کیونکہ ہم مسلمان ہین اور گاؤکشی کے مجوز لہذا جو صورت ہم اپنے رائے سے معین کرین گے وہ مسلمانونکو حق مین مفید ہوگی تو طرفداری اور رعایتی رائے سمجھی جائیگی۔ بلکہ گورنمنٹ کی خدمت مین وہ دونون صورتین پیش کرتے ہین ان دونون مین سے جس ایک صورت کو گورنمنٹ کن العمل اور اپنی پالیسی کے موافق سمجھے عمل مین لاوے۔

ایک صورت یہ ہے کہ گاؤکشی کو بالکل بند کردے مسلمانون کے علاوہ اپنی فوجون اور کمیشٹون مین بھی اسکی ممانعت کا حکم جاری کرلے۔ اس صورت سے ہمارے زور آور اور صاحب زر ہم وطن خوش ہوجائین گے۔ اور بخوشی خاطر گورنمنٹ اور اپنے زیردست ہم وطنون (مسلمانون) کو محبت کی نگاہ سے دیکھین گے۔ اور بیچارہ درماندہ گو بیسیرت مسلمان بھی جو اسوقت نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ کثرت شخصی وجاہت نہ قومیت اس حکم سے ناراض نہونگے جسکی دو وجہ ہین۔ اول یہی انکی کمزوری سے زبردست پائی۔ دوسری یہ کہ وہ اپنی اسی کمزوری کے سبب گائے کی جگہ بکری اونٹ سے کام لینگے۔ کہا نہین تو اکثر مسلمان پہلے ہی سے ہندوون کے میل جول کی خاطر بکریون سے کام لیتے ہین قربانی کے لئے وہ گائے کی جگہ اونٹ ذبح کرلینگے۔ اونٹ کی قیمت سو پچاس روپیہ میسر نہ آئی تو ناچار اسمین بھی بکریون پر اکتفا کرینگے۔

دوسری صورت یہ کہ گاؤکشی کو ایسا وسیع کردے کہ ہندوون کو اسکے انسداد و موقوفی کی کسی عمل وتدبیر سے طمع نہ ہے۔ اس صورت مین ہمارے ہم وطن بھائی صاحب زور و زر (ہندو) مایوس ہوکر اپنے کمزور اور زیردست ہم وطنون سے صاف سینہ ہوجائین گے اور یہہ خیال فرمائین گے کہ جب ہماری زبردست فرمانروا قوم اس عمل کی حامی ہے اور اسکو ہندوستان سے اٹھانا نہین چاہتی تو ہمکو زیردست آزاری سے کیا فائدہ۔

وسعت گاؤکشی کی ہماری خیال مین چند ایسے طریق ہین جن سے بلا احتمال کسی نقصان کے اسکی وسعت ہوسکتی ہے۔ ان طریق کو ہم اسوقت عرض کرین گے جبکہ صورت دوم کیطرف

گورنمنٹ کی توجہ دیکھین گے۔

بہر وست ہم ایک طریق کے بیان کرنے سے رُک نہین سکتے گورنمنٹ صورت دوم (وسعت گاؤکشی) کو توجہ کی نگاہ سے دیکھے خواہ نہ دیکھے۔

اس طریق کے بیان سے ہماری وطنی بہائیون (ہنود) کو یہہ بھی معلوم ہوجاے گا۔ کہ وسعت گاؤکشی کیصورت مین ہم گورنمنٹ سے اپنے حق سے زاید اور غیر واجبی امر کی درخواست نہین کرتے اور نہ اس مین ہندؤن کے مذہب یا فعل سے کسی قسم کی تعرض و مداخلت چاہتے ہین۔

وہ طریق یہہ ہے

توسیع گاؤکشی کے لئے گورنمنٹ ایک اشتہار جاری کرے اور ایک عملی کارروائی کرے

مضمون اشتہار یہہ ہو

گورنمنٹ کے زمانہ حکومت مین گاؤکشی کا انسداد ناممکن امر ہے اور حکم جواز گاؤکشی ناقابل تنسیخ ہے خواہ اس مین پانچ کروڑ نہین دس کروڑ اشخاص کی طرف سے درخواست انسداد پیش ہو۔ اس حکم کے جاری رکھنے پر گورنمنٹ کو وجوہات ذیل باعث ہین۔

وجہ اوّل

انسداد گاؤکشی مین مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی و بیجا مزاحمت پائی جاتی ہے جو گورنمنٹ کی نیوٹرلٹی کے مخالف ہے بخلاف ابقاء حکم گاؤکشی کے کہ اسمین ہندؤن کے مذہب اور فعل سے مزاحمت نہین ہے اور نہ انکو کسی امر خلاف مذہب پر مجبور کیا جاتا ہے۔

ہندو اگر یہ خیال رکھتے ہین کہ گاؤکشی ہمارے مذہب کے مخالف ہی گو اس کے مرتکب دوسری اقوام (اہل اسلام و عیسائی) ہین اسلئے اسکا انسداد ضروری ہے تو ایک شاید انکو یہ خیال بھی پیدا ہوگا کہ مسلمانون کا اذان کہنا اور بتون کی عبادت نکرنا اور عید

چرچون مین نماز پڑھنا ہمارے اصول مذہب کے مخالف ہی یہہ بھی بند ہونا ضرور ہے ۔
جو بحکم عقل و انصاف و اصول سلطنت خام خیال ہے ۔ اور توجہ و لحاظ گورنمنٹ کا
مستحق نہین ہے* ۔ ایسا ہی ان کا وہ خیال ہے اگر انکو وہ خیال ہے

وجہ دوم

گورنمنٹ کی قوم اہل یورپ کے لئے جو ہندوستان مین آباد ہین گائے کا گوشت ایسا ضروری اور شرط صحت و مدار زندگی ہے جیسا ہندؤن کے لئے گائے وغیرہ کا دودھ اور گھی ۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر لہذا گاؤکشی کے انسداد مین اہل اسلام کی مذہب مین بیجا مداخلت کے علاوہ گورنمنٹ کی قوم کی زندگی اور صحت کے خطرناک ہونیکا بھی یقین ہے ۔

ان وجوہات کی نظر سے حکم جواز گاؤکشی کو ہمیشہ کے لئے قائم و ناقابل نسخ قرار دیکر اعلان عام کیا جاتا ہے کہ جو شخص آئندہ کسی جلسہ عام یا کسی اخبار مین اس حکم گورنمنٹ کے مقابلہ مین انسداد گاؤکشی کا کوئی مضمون بیان یا تحریر مین لائے گا وہ مفسد و باغی قرار دیا جائے گا اور اسکی تحریر و تقریر کو اس غرض پر مبنی قرار دیا جائے گا کہ وہ ملک مین فساد قائم کرنا اور گورنمنٹ پر بیجا دباؤ ڈالنا چاہتا ہے ۔ اور اس جرم کے بدلے وہ اسقدر (جسقدر گورنمنٹ مناسب سمجھے) سزا کا مستوجب ہوگا ۔

عملی کارروائی یہہ کہ جس وقت اور جس مکان مین (بپابندی قواعد سابق) مسلمان اپنے کہانے یا قربانی کرنے کو گائے ذبح کرنا چاہین اسوقت اور اس مکان مین گورنمنٹ مسلمانون کو خاص طور پر مدد دے اور مزاحمت ہندؤن سے انکی پیشگی حفاظت کرے ۔

اس اشتہار اور عملی کارروائی سے گاؤکشی کی ایسی وسعت متصور ہے جس مین نہ کسی قسم کا مذہب یا فعل ہنود سے تعرض پایا جاتا ہے نہ مسلمانون کی کوئی ناواجبی رعایت

اسمین موجود ہے لہٰذا اس سے ہندؤن کی طرف سے کسی قسم کی واجبی شکایت یا
پیدا ہونیکا احتمال نہین ہے بلکہ گاؤکشی کے انسداد سے ان کو مایوس ہو
اس مایوسی کے سبب اُن کی طرف سے فساد موقوف ہونے اور ملک مین امن
ہونے کی کامل امید ہے ۔

اہل حدیث کا خطاب ("اہلحدیث") پرانا خطاب ہے اور یہہ دیگر اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا

لائق توجہ گورنمنٹ و اعیان اسلامی مذاہب

جو لوگ بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر عمل کرتے اور اہلحدیث کہلاتے ہین انکا قدیم سے چا
اور ان کے اس عمل کا زمانہ قدیم مین پایا جانا ہم اپنے مضمون "اہل حدیث قدیم مین پایا جا
بضمن رسالہ نمبر ۲ جلد ۸ ثابت کر چکے ہین ۔

اس مضمون مین یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ان کا یہ خطاب بھی ویسا ہی قد
جیسا کہ ان کا وجود و عمل قدیم ہے اور اس سے کسی اسلامی فرقہ کی دل آزردگی
نہین ہے ۔ اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خطاب اب نیا تجویز ہوا ہے اور زمانہ قد
کوئی خاص فرقہ اہلحدیث کے نام سے نامزد و مشہور نہ تھا ان ہی فقہا مذاہب اربعہ کو ا
کہا جاتا تھا اور اب کسی فرقہ کو اہل حدیث کہتے ہین دوسرے اسلامی فرقون کے اہل
نہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو انکی دل آزردگی کا موجب ہے" وہ اسلامی تاریخ اور اسا
مذاہب سے ناواقف ہین اور غور و تامل سے کام نہین لیتے ۔